اہل سنت والجماعت کا صحیح مفہوم اور تشدد وانتہا پسندی کے خاتمے میں اس کے اثرات

(انٹرنیشنل کانفرنس

گذشتہ اگست 2016 میں چیچنیا کے دارالحکومت میں صوفیاء کی کانفرنس منعقد ہوئی جس کا عنوان تھا "من هم اهل السنة و الجماعة" بدقسمتی سے کانفرنس کے شرکاء نے امت کے اتحاد واتفاق کی بجائے مزید انتشار وافتراق پیدا کردیا۔اور "اهل السنة والجماعة" کے بارے میں ابہام اور غلط تصورات پیش کیے۔جس سے امت کے ایک بڑے حصے میں تشویش پیدا ہوئی۔لہٰذا اس غلط فہمی کو دور کرنے اور اہل السنۃ والجماعۃ کے صحیح مفہوم کو اجاگر کرنے کے لئے کویت میں ایک عظیم الشان عالمی کانفرنس منعقد ہوئی۔جس میں دنیا بھر سے اہل علم مفکرین، دانشور اور محققین نے شرکت کی اور کانفرنس کے موضوع "المفهوم الصحيح لاء هل السنة و الجماعة" پر مقالے پیش کیے کانفرنس کے اختتام پر اتفاق رائے سے اعلامیہ جاری کیا گیا ہے جس کا اردو ترجمہ ذیل میں پیش کیا جارہا ہے۔ترجمہ فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عتیق الرحمٰن مدرس جامعہ سلفیہ اور فضیلۃ الشیخ مولانا محمد ادریس سلفی مدرس جامعہ سلفیہ نے کیا۔جبکہ نظرثانی جناب محمد یاسین ظفر پرنسپل جامعہ نے کی۔(ادارہ)

ان الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نعوذ بالله من شرور انفسنا و سيئات اعمالنا، من يهده الله فلا مضل له و من يضلل فلا هادى له واشهدان لااله الا الله وحده لا شريك له وان محمد عبده و رسوله صلى الله عليه وسلم اما بعد

12 صفر 1438ھ موافق 12 نومبر 2016ء بروز ہفتہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ادارہ رافد برائے مطالعہ وتحقیق اور ربانی رضا کار گروپ کی دعوت پر مملکت کویت (اللہ اس ملک اس کی حکومت اس کی رعایا سب کی حفاظت فرمائے) میں ایک انٹرنیشنل کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔

اس کانفرنس کا موضوع تھا "اہل سنت والجماعت کا صحیح مفہوم اور تشدد وانتہا پسندی کے

خاتمہ میں اس کے اثرات' اس کانفرنس میں دنیا کے اکثر ممالک سے ممتاز علماء' دانشور اور سکالرز' حضرات نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کے چند مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ائمہ علم وہدایت (جن میں ائمہ اربعہ رحمہم اللہ خصوصاً شامل ہیں) سیرت' طرز عمل اور طرز زندگی سے امت اسلامیہ کو بہرہ ور کرنا

(2) اہل سنت والجماعت کے منہج کا دفاع کرنا اور اس بات کا اظہار کرنا کہ وہ اہل غلو کی تحریفات اہل باطل کے غلط انتساب اور جاہل لوگوں کی تاویلات باطلہ سے بری ءالذمہ ہیں۔

(3) اہل سنت والجماعت کے صحیح اسلامی منہج کی پہچان کروانا اور یہ بتانا کہ صرف یہی ایک ایسا راستہ جس سے امت اسلامیہ کی اصلاح ہوسکتی ہے اور اس میں اتحاد' یکجہتی اور یگانگت پیدا کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ امت کے اواخر کی اصلاح بھی اسی چیز سے ممکن ہے جس سے اوائل اور پہلے لوگوں کی ہوئی۔

(4) امت کے اتفاق واتحاد کا سب سے بہترین اور عمدہ راستہ یہی ہے کہ ایک دوسرے کو اچھی بات کی نصیحت کی جائے' حق بات دوسروں تک پہنچائی جائے۔ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی اعانت کی جائے۔ نیکی کا حکم دیا جائے اور برائی سے روکا جائے۔ کانفرنس کا سب سے اہم مقصد یہی تھا۔

جید علماء کرام اور عالمی دانشوروں نے کانفرنس میں جو آراء پیش کیں اور اس پر جو محاکم ہوا۔ اس کے بعد سب نے بالاتفاق مندرجہ ذیل اعلامیہ جاری کیا۔

(1) اہل سنت والجماعت ہی صرف وہ لوگ ہیں جو کتاب وسنت کی اتباع کرتے ہیں اور اس کی طرف اپنا انتساب کرتے ہیں۔ جو کچھ ان دونوں میں ہے اسے درست اور صحیح مانتے ہیں اور اور ان کے خلاف آنے والی ہر چیز پر انہیں مقدم رکھتے ہیں۔ اور یہ سب اسی بنیادی اور صحیح اصل پر قائم و دائم اور اکٹھے ہیں جس کی وجہ سے انہیں اہل سنت والجماعت کہا جاتا ہے۔

اہل سنت والجماعت ان ناموں اور القاب سے معروف ہیں۔ اہل حدیث' اہل اثر'

فرقہ ناجیہ' طائفہ منصورہ' امت وسط' اہل حق اور سلفی

اس جماعت کے سرخیل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ پھر ان کے بعد تابعین کرام ہیں جن میں سعید بن المسیب ابن سیرین' عطاء بن ابی رباح' حسن بصری اور امام زہری رحمہم اللہ جیسے اصحاب فضل شامل ہیں۔

اور پھر تبع وتابعین کی جماعت ہے جس میں امام ابوحنیفہ امام ثوری' امام مالک' امام اوزاعی' امام لیث بن سعد' اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے امام شافعی امام احمد' امام بخاری' امام ابن خزیمہ رحمہم اللہ جیسی نابغہ روزگار شخصیات شامل ہیں۔

یہ ایک قدیم مذہب ہے جس کی شروعات امام احمد' ابن تیمیہ اور محمد بن عبدالوہاب رحمہم اللہ نے نہیں کی ہیں بلکہ یہ صحابہ وتابعین اور تبع وتابعین کا مذہب ہے ان لوگوں نے تو صرف اسے زندہ کرنے اس کی نشر واشاعت اور پھیلانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے خاص طور پر بدعات و حوادث کے ظہور کے بعد

یہی مذہب دراصل وہ دین ہے جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود اٹھایا ہے' اور لوگوں کو اس کی طرف بلایا' اور اسے دوسرے مذاہب پر غالب کیا ہے۔ اور اسے اختیار کرنے والوں کیلئے عزت ومغفرت کو لازم قرار دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضى الله عنهم و رضوا عنه وائمه لهم جنات تجرى تحتها الانهار خالدين فيها ابدا ذلک الفوز العظيم) التوبه 100

مہاجرین وانصار میں سے سبقت لے جانے والے اور وہ لوگ جنہوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے ان کیلئے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے۔ فرمایا "لا تزال طائفة من امتي ظاهرين على الحق لايضرهم من خذلهم حتى ياتى امر الله و هم

کذلک"

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا۔ ان کی مخالفت کرنے والا انہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے اور وہ اسی حالت پر ہوں۔

یہاں پر امام شافعی رحمہ اللہ کا سلف صالحین کی عظمت کے بارہ میں اس قول کا ذکر بڑا مناسب ہے جس میں وہ فرماتے ہیں۔

"وہ (سلف صالحین) علم وعقل اور دین وفضل میں ہم سب سے اوپر ہیں اور وہ ایک سبب ہیں جس کے ذریعے سے علم حاصل کیا جاتا ہے اور ہدایت تک پہنچا جاتا ہے۔ ان کی رائے ہماری اپنی رائے سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ (المدخل الی السنن 109/1)

اسی طرح امام ابوالقاسم التیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

"اہل سنت والجماعت کتاب وسنت اور اجماع سلف صالح سے تجاوز کرتے ہیں اور نہ ہی فتنہ چاہتے ہوئے متشابہ اور اس کی تاویل کی اتباع کرتے ہیں۔

وہ انے قول وفعل میں صرف صحابہ وتابعین اور اجماع امت کی پیروی کرتے ہیں (الحجۃ فی بیان المحجہ 410/2)

(2) اہل سنت والجماعت کا منہج صرف ایک ہے اس میں کوئی تعدد نہیں یہ شعار وحقیقت اور برہان ہے وحق ہے جس میں باطل کی آمیزش نہیں یہی وسطیت ہے جس میں غلو وجفا نہیں اسے مضبوطی سے تھامنے والے ہی اہل سنت والجماعت کہلانے کے حقدار ہیں وہی لوگوں میں سے حق کو زیادہ جاننے والے' مخلوق خدا پر سب سے زیادہ رحمت وشفقت کرنے والے' اپنے فیصلوں میں عدل وانصاف کو لازم پکڑنے والے ہیں اور سب سے زیادہ سیدھی راہ پر ہیں اپنا انتساب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی شخصیت کی طرف نہیں کرتے اور آپ سے آگے بڑھنے کی چنداں کوشش نہیں کرتے۔ اور آپ کی سنت صحیحہ کا معارضہ کسی رائے' قیاس' عقل' فلسفی نظریہ' منطقی قاعدہ یا ذوق و وجدان یا قول امام یا اجتہاد مجتہد سے نہیں کرتے۔ کیونکہ ان کا نظریہ ہی یہ ہے کہ یقیناً حق صرف اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل اور اقرار میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

تبلیغ میں کسی قسم کی خطا اور نقص نہیں الخطاء بلکہ آپ ان چیزوں میں معصوم عن الخطاء ہیں۔ (اللہ تعالیٰ آپ پر کروڑوں برکتیں رحمتیں اور سلامتیاں نازل فرمائے)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کائنات کے ہر فرد کے قول و فعل کو کتاب وسنت کے میزان میں تولا جائے گا۔ اگر وہ قول و فعل کتاب وسنت کے موافق ہے تو سر آنکھوں پر اسے قبول کیا جائے گا بصورت دیگر اسے رد کر دیا جائیگا' چاہے وہ قول و فعل کسی بھی شخصیت سے تعلق رکھتا ہو۔

اسی طرح اہل سنت والجماعت اپنی نسبت کسی گروہ' جماعت' تحریک یا نعروں کی طرف نہیں کرتی بلکہ دین اسلام اور سنت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہی اپنے انتساب کو کافی سمجھتی ہے اور جو شرعی القاب احادیث میں وارد ہیں انہیں پر اکتفاء کرتی ہے۔

(3) اہل سنت والجماعت کے مذہب کی اساس صرف دو چیزوں پر ہے۔

(الف) بندگی اور عبودیت صرف ایک اللہ وحدہ لاشریک کیلئے سزاوار ہے

(ب) اتباع اور پیروی صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہے۔

وہ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان اس کی عبادت میں کسی مقرب فرشتے' نبی مرسل اور ولی صالح کے واسطے کے قائل نہیں ہیں۔

کیونکہ عبودیت اور بندگی محض اللہ کا حق ہے اللہ تعالیٰ کی عظمت واجلال اور صفات کمال کا اعتراف کیا جائے اور ہر اس چیز سے براءت کا اظہار کیا جائے جو اس کے شایان شان نہیں ہے۔

اسی طرح وہ اللہ کے پیغامات اس کی مخلوق تک پہنچانے کیلئے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان سوائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ کے کسی واسطے کو تسلیم نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ صرف ایسی چیز کے ساتھ ہی اللہ کی عبادت کرتے ہیں جس پر کتاب اللہ سے دلیل ہو یا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے

(4) چار ائمہ محترمین جو چار فقہی مذاہب حنفی' مالکی' شافعی اور حنبلی مذاہب کے سرخیل ہیں یہ حضرات ائمہ امت کے مجتہدین میں سے ہیں' انہوں نے جو فقہی اصول وقواعد وضع کیے اور اس کی

روشنی میں مسائل پر گفتگو فرمائی ہمارا نظریہ ہے کہ ان کا مقصد صرف اور صرف حق تک پہنچنا تھا۔

امت پر یہ لازم ہے ان کے مقام و مرتبہ اور عظمت کی حفاظت کرے ان کے فضل اور سابقیت کا اعتراف کیا جائے یہ نظریہ رکھتے ہوئے کہ ان کی آراء میں خطا وصواب کا احتمال موجود ہے اور دونوں حالتوں میں وہ عنداللہ ماجور ہیں ان کے فرمودات عالیہ اور فتاوی جات کا مطالعہ کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ ان کے اقوال میں سے صرف اسے اختیار کرے جس پر دلیل موجود ہو اور سب ائمہ مجتہدین کیلئے دعاء رحمت و مغفرت کرتا رہے۔

صرف اپنی پہچان کیلئے ان ائمہ محترمین کی طرف اپنا انتساب کرنا اس میں کوئی شرعی محظور نہیں ہے کیونکہ علماء امت کا طرز عمل اس پر جاری رہا ہے۔

(5) ائمہ اربعہ یعنی امام ابوحنیفہ امام مالک' امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ جس طرح فقہ میں امام ہیں اسی طرح عقیدہ و توحید میں امت کے امام ہیں خاص طور پر وہ مسائل جنہیں ان کے کبار تلامذہ نے ان سے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے جیسا کہ امام ابو جعفر الطحاوی رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا عقیدہ' امام ابن ابی زید القیر وانی رحمہ اللہ نے امام مالک رحمہ اللہ کا عقیدہ' امام ربیع بن سلیمان اور یونس بن عبدالاعلی رحمہما اللہ نے امام شافعی رحمہ اللہ کا عقیدہ اور امام ابوبکر خلال رحمہ اللہ' امام احمد رحمہ اللہ کا عقیدہ نقل کیا ہے' ایسے ہی یہ ائمہ حضرات سلوک و تزکیہ میں بھی امت کے امام ہیں۔

ان ائمہ محترمین کے اتباع کا صرف فقہی مسائل میں ان کی اقتداء کرنا اور عقیدہ و سلوک کے مسائل میں ان کی پیروی کو ترک کرنا' اور عقیدہ و سلوک کے مسائل میں ان کے بعد آنے والے ایسے لوگوں کی پیروی کرنا جو ان کے مقام و مرتبہ سے کم تر ہیں یقیناً ایک غلطی ہے اور ایسا سبب ہے جو انحراف و ضلال کی طرف لے جانے والا ہے بلکہ یہ ان ائمہ حضرات کی تجہیل و تضلیل اور ان کے مقام و مرتبہ کی تحقیر کے مترادف ہے۔

اہل علم یقیناً اس موقف سے برائت کا اظہار کرتے ہیں

(6) اجتہادی مسائل (وہ مسائل جن میں کوئی نص یا اجماع ثابت نہیں ہے) سب کیلئے ضروری ولازم ہے کہ ایسے مسائل کیلئے اپنے سینوں میں وسعت پیدا کی جائے انہیں کسی کی مذمت یا امت میں افتراق واختلاف یا سینوں کو بھڑکانے کا سبب نہ بنایا جائے۔ کیونکہ یہ اختلاف پہلے زمانہ سے ہی چلا آرہا ہے اور اس کی وجہ سے ان کے درمیان افتراق وانتشار پیدا نہیں ہوا بلکہ انہوں نے اسے امت کیلئے رحمت اور کشادگی کا ذریعہ قرار دیا۔

لیکن یاد رہے اس کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ ان مسائل میں آپس میں گفتگو شنید نہ کی جائے اور ایک دوسرے کے اعتراضات کا جواب نہ دیا جائے جس کا مقصد صرف اور صرف حق بات تک پہنچنا ہو (یعنی ایسی بحث اور نقد بالکل جائز اور درست ہے)

ان مسائل میں اختلاف کی وجہ سے کوئی بھی فرد اہل سنت سے خارج ہے اور نہ ہی ان کو آپس کے افتراق وانتشار کا سبب بنانا چاہیئے اور ان مسائل میں مخالفین کو فرقوں اور گروہوں کا نام دینا اور انہیں بدعتی ہونے سے متصف کرنا قطعاً صحیح نہیں۔

اور اس بناء پر اہل سنت کو مختلف گروہوں میں شمار کرنا اور سلفیت کو مختلف شعارات اور نعروں پر تقسیم کرنا درست نہیں جیسا کہ کچھ دین دشمن نادانوں اور امت کو تباہی و بربادی کے گھڑے میں دھکیلنے والوں کا خیال ہے۔

(7) علماء مجتہدین سے کسی مسئلہ میں اگر خطا صادر ہو جائے جس میں اہل سنت والجماعت کے راستہ کی متابعت نہیں تو اس کی پیروی کرنا اور نہ ہی اس سے استدلال کرنا جائز ہوگا بلکہ اس بات کا خیال رکھنے اسے اس کے قائل کی طرف لوٹا دیا جائے گا کہ اس مجتہد عالم کی حسنات کو ضائع نہ کیا جائے اس کی بے عزتی کو حلال نہ گردانا جائے۔

بلکہ اس کے مقام و مرتبہ کی حفاظت کی جائے۔ اور اس کی قدر و منزلت کا اعتراف کیا جائے۔

(8) مذہب سلف کو اہل سنت والجماعت کا ایک گروہ یا حصہ سمجھنا محض حرف غلط ہے بلکہ مذہب

سلف ہی تو اہل سنت والجماعت کا نام ہے ان کے علاوہ جتنے بھی فرق اور گروہ ہیں جنہوں نے اصولوں میں ان کی مخالفت کی ہے یا ان کے شعارات کو چھوڑ کر اپنا کوئی شعار اپنایا ہے۔ یہ سب فرقے اور گروہ ہیں جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذمت کی ہے جیسا کہ وہ لوگ جنہوں نے عقل انسانی کو وحی الٰہی یعنی کتاب وسنت سے مقدم رکھا ہے اور اسے ہی ان دونوں پر حاکم و برتر جانا یا خبر واحد کو مسائل عقیدہ میں مردود قرار دیا۔ یا اللہ تبارک وتعالیٰ کو ان تمام صفات سے خالی وعاری اور معطل قرار دیا جو کتاب وسنت سے ثابت ہیں یا ان کے معانی میں تحریف کی اور ان کو ان کے اصل معانی سے پھیر دیا۔

یا ان کے معنی کو تفویض (معنی ومفہوم کو بیان نہ کرنا) کر دیا۔ اس دعوی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو مخلوق کی مشابہت سے بچایا جا سکے۔ یا اللہ تعالیٰ کے عرش پر مستوی ہونے کی نفی کی یا اللہ تعالیٰ کے مخلوق پر عالی اور بلند ہونے کی نفی کی یا وعید کے مسائل میں غلو اور کبیرہ گناہ کے مرتکب کو کافر قرار دیا۔ یا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے حکمران کے خلاف خروج اور بغاوت کی اور معصوم جانوں کے خون کو حلال سمجھا یا اس نے یہ سمجھا کہ شریعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے بغیر کشف فیض خواب اور مشائخ کے طرق اور راستوں سے حاصل کی جا سکتی ہے یا بدعتی اوراد کے ذریعے ناچ گانے رقص وسرود اور وجد وسماع کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔

یا دین کو حقیقت اور شریعت ظاہر و باطن دو حصوں میں تقسیم کیا۔ یا ولایت کو نبوت سے عالی مرتبت سمجھا۔ یا یہ سمجھا کہ ولایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں سے ہٹ کر ریاضتوں کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔

یہ وہ تمام باتیں ہیں جن کی تفاصیل ان بحوث ومقالات میں موجود ہے جو کانفرنس میں پیش کی گئیں۔

(9) تمام شرکاء کانفرنس اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ مسلمانوں کو حق وہدایت پر متحد ومتفق فرما

دے ہم ان تمام فرقوں گروہوں اور جماعتوں کو دعوت دیتے ہیں جو اپنے کسی اصول یا کسی شعار میں منفرد ہیں کہ وہ کتاب وسنت اور سلف صالحین کے آثار میں فہم وبصیرت حاصل کریں اپنا مراجعہ کریں اور حق کو قبول کرنے کیلئے مخلص ہو جائیں اور اس دن کو یاد کریں جس دن اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے اس دن مال کام آئیگا اور نہ اولاد مگر وہی کامیاب ہوگا جو اللہ کے پاس سلیم دل لیکر آئیگا

لہٰذا ان سے درخواست ہے وہ خالص سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پلٹ آئیں جس طرح امام ابوالحسن الاشعری رحمہ اللہ اپنے کلامی عقیدہ سے سلف صالح اور اہل الحدیث کے عقیدہ کی طرف پلٹ آئے۔ان کا یہ رجوع ان کی دو کتابوں ''الابانہ اور مقالات اسلامیین'' میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

(10)) شرکاء کانفرنس تمام لوگوں کو شدت انتہا پسندی کی تمام صورتوں اور شکلوں سے متنبہ کرتے ہیں عصر حاضر میں شدت پسند تنظیموں اور جماعتوں کی جانب سے مسلمانوں پر بدعتی اور کافر ہونے کے جو فتوے لگائے جاتے ہیں اسلامی وغیر اسلامی ممالک میں معصوم جانوں اور خونوں کو حلال سمجھا جاتا ہے مسلم حکومتوں کے خلاف انقلاب کیلئے بغاوت کرنا جہاد فی سبیل اللہ کے نام سے مظاہرے کرنا تمام شرکاء اس کی مذمت کرتے ہیں اور ایسے کاموں سے براءت کا اظہار کرتے ہیں۔

امت مسلمہ کو بالعموم اور نوجوان طبقہ کو بالخصوص ایسے افکار سے اجتناب کرنا چاہئے۔ایسے شعارات نعروں اور ایسی تنظیموں سے دور رہیں اور اہل سنت والجماعت کے منہج پر قائم ودائم رہیں۔

تمام شرکاء کانفرنس کا یہ عقیدہ ہے کہ کسی کو کافر قرار دینا کسی کو بدعتی کہنا یا فاسق وفاجر قرار دینا یہ سب شرعی مسائل ہیں جن میں علم وبصیرت کے بغیر کلام کرنا جائز نہیں۔

ایسا کرنا صرف اسی کیلئے جائز ہے جو عالم ربانی ہو دلیل سے گفتگو کرتا ہو فقہ الواقع سے

آشنا ہو مشروط وموانع کو سامنے رکھتے ہوئے بات کرے۔

مسلمان حکمران چاہے ظالم ہی کیوں نہ ہو اس کے خلاف خروج و بغاوت کو حرام قرار دیتے ہیں اسی میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے

جیسا کہ شرکاء اس بات کی پرزور تردید اور مذمت کرتے ہیں کہ شدت پسندی اور انتہا پسندی کا انتساب ان اسلامی جماعتوں کی طرف کیا جائے۔ جنہوں نے امت کی اصلاح کیلئے بھرپور کام کیا خاص طور پر شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور امام محمد بن عبدالوہاب رحمہما اللہ وہ دونوں ان تمام چیزوں سے بری ہیں جیسا کہ ان کی تصنیفات اس پر حقیقی شاہد ہیں اور جو کچھ اہل علم نے ان سے نقل کیا ہے وہ بھی گواہ ہے

سلفیت کو جدا جدا تحریکوں میں تقسیم کرنا مثلاً جہادی سلفی، تکفیری سلفی، صرف بہتان تراشی ہے جو صرف سلف صالحین کے طریقہ ومنہج سے بے خبر کرسکتا ہے یا پھر وہ بلا دلیل خواہش نفسانی کا پرستار ہے کیونکہ سلف صالحین کا منہج ایک ہی منہج ہے جو صرف اور صرف اہل سنت و الجماعت کا مذہب ہے۔

تشدد پسند راہ مستقیم سے کنارہ کش گروہوں کی نسبت خواہ وہ سلفیت کی طرف کریں ہرگز درست نہیں ہے بلکہ ان گروہوں پر لفظ ''خوارج'' بولنا چاہیے اس لیے کہ اعتبار کردار و اوصاف کا ہوتا ہے نہ کہ جھوٹے دعویٰ کا۔

(10) کانفرنس کے شرکاء مسلمان حکمرانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کے منہج کے ساتھ ساتھ اس کا دفاع بھی کریں۔

یقیناً یہی وہ منہج ہے جس میں روح وقلب کی زندگی، رب العالمین کی تعظیم رسول گرامی قدر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق واطاعت ہے بلکہ ان واجب الاداء حقوق کی پاسبانی ہے۔ یہی منہج اہل اسلام کے اتفاق واتحاد کا ضامن ان کے دلوں کو قریب کرنے کا باعث ان کی آپس میں محبت و شفقت کا ذریعہ دین ودنیا کے اغراض ومقاصد اور مصالح کا کفیل اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا

مندی اور جنت کے حصول کا ضامن ہے۔

(13) کانفرنس کے شرکاء مغربی اور ان عربی اخبارات ورسائل اور میڈیا کی تردید کرتے ہیں جو سلفی یعنی اہل سنت والجماعت کی کتب اور تاریخ میں موجود ان کی رواداریوں اور وسطیت سے منہ پھیرتے ہوئے رات دن غلط پروپیگنڈہ کرتے نہیں تھکتے

(14) شرکاء کانفرنس بیت اللہ پر حوثیوں کی طرف سے مزائل داغنے کی پرزور مذمت کرتے ہیں جنہوں نے نہ بیت اللہ کی حرمت کا پاس رکھا اور نہ مسلمانوں کے عزت ووقار اور خون کا خیال کیا اس کے ساتھ ساتھ شرکاء کانفرنس اسلامی ممالک کے دفاعی گروپ کو قدر وامتنان کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جنہوں نے مسلمانوں اور اسلام کی حفاظت وبقا کیلئے کوششیں جاری رکھی ہوئی ہیں۔

اور اس اتحاد کیلئے دعا گو ہیں کہ ان کو اخلاص سے دین اسلام کی حفاظت اور نصرت و حمایت کی توفیق سے نوازے خدا کرے یہ اتحاد حق سچ پر ہی قائم دائم رہے۔

آخر میں شرکاء اس کانفرنس کے منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہیں خصوصاً (ادارہ رافد برائے مطالعہ وتحقیق'' اور'' ربانی رضا کار گروپ''

جنہوں نے آگے بڑھ کر اس کانفرنس کی ذمہ داری بھائی اچھا انتظام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اہل سے دست بہ دعا ہیں کہ ان کے مال وجان میں برکتیں فرمائے ان کی کمی کوتاہی کو دور فرمائے اور روز حساب ان کے ترازو میں نیکیوں کا پلڑا بھاری فرمائے۔

بایں ہمہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور صفات عالیہ کے توسط سے دست بدعا ہیں کہ مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد کی دولت سے نوازے انہیں حق سچ کی رہنمائی فرمائے بھلائی کی جانب ان کو پھیرتے ہوئے اہل شر اور اہل مکر سے ان کو محفوظ فرمادے۔

اپنی حفاظت ونصرت کے ان کے شامل حال فرمائے مغفرت ورحمت کا مژدہ سنائے اللہ تعالیٰ جو دعاؤں کو سننے والے ہیں اس سے التجا ہے کہ ہمارے حکمرانوں کو شریعت مطہرہ' کی تنفیذ رحمۃ اللعالمین کی سنت کی اتباع کی توفیق سے نوازے (آمین)